روداد مجلس شوریٰ

منعقدہ بمقام دار الاسلام بتاریخ ۱۵، ۱۶ ستمبر ۱۹۴۶ء

از جناب طفیل محمد صاحب قیم جماعت اسلامی

اجتماع الٰہ آباد منعقدہ اپریل ۱۹۴۶ء کے موقع پر مجلس شوریٰ نے یہ طے کیا تھا کہ آئندہ سالانہ اجتماع اور دوسرے مسائل پر غور کرنے کے لیے مجلس شوریٰ کا آئندہ اجلاس اگست ۱۹۴۶ء میں دار الاسلام میں بلایا جائے لیکن رمضان کی وجہ سے یہ اجلاس اگست کے بجائے ۱۵، ۱۶ ستمبر ۱۹۴۶ء کو بلائے جانے کا امیر جماعت نے فیصلہ کیا۔ اس اجلاس کی مفصل روداد درج ذیل ہے:-

پہلا اجلاس

بتاریخ ۱۵ ستمبر ۱۹۴۶ء بروز اتوار

حسب اعلانِ سابق مجلس شوریٰ کا اجلاس لائبریری کے کمرہ میں ٹھیک ۹ بجے شروع ہوا۔ امیر جماعت کے علاوہ حسب ذیل ارکان شریک تھے:

(۱) مولانا امین احسن صاحب اصلاحی، دار الاسلام۔
(۲) مولانا مسعود عالم صاحب ندوی، دار العروبہ، جالندھر۔
(۳) مولانا محمد اسمٰعیل صاحب، دلتنا کیمپ، نارتھ ارکاٹ، مدراس۔
(۴) مولانا عبد الغفار صاحب، موتی بازار، مالیرکوٹلہ۔
(۵) ملک نصر اللہ خان صاحب عزیز، اڈیٹر کوثر، لاہور۔
(۶) جناب عبد الجبار صاحب غازی، دار الاسلام۔
(۷) سردار محمد اکبر صاحب، ارشد منزل، کیمبل پور۔
(۸) سید عبد العزیز صاحب شرقی، نیلا محل، جالندھر۔
(۹) خان سردار علی خان صاحب، موضع سیرے ضلع مردان۔
(۱۰) جناب محمد یوسف صاحب صدیقی، محلہ قافلہ، ٹونک راج۔
(۱۱) چودھری شفیع احمد صاحب، تلواڑہ ضلع بارہ بنکی (یوپی)
(۱۲) میاں طفیل محمد صاحب قیم جماعت۔

قاضی حمید اللہ صاحب سیالکوٹی اپنی اہلیہ کی شدید بیماری کی وجہ سے شریک نہ ہو سکے۔

حسب ذیل امور مجلس کے سامنے غور و بحث کے لیے پیش ہوئے:

(۱) آئندہ سالانہ اجتماعات کا مسئلہ۔

(۲) بیت المال کی تنظیم، مقامی اور مرکزی بیت المال کا دستور، آمد و خرچ کے متعلق ضروری ہدایات، خازن اور محتسب (Auditor) کا انتخاب۔

(۳) ہندوستان کے موجودہ حالات میں جماعت کی پالیسی۔

(۴) رسالہ ترجمان القرآن کا مسئلہ۔

(۵) تربیت گاہ کے پروگرام پر تبصرہ۔

(۶) امیر جماعت کی عدم موجودگی میں جماعت کے نظم کا معاملہ۔

(۷) حکومت کی روز افزوں اجتماعی تصرف ( )کی پالیسی کو دیکھتے ہوئے افراد جماعت کے لیے ایک معاشی لائحۂ عمل تجویز کرنے کا معاملہ۔

(۸) جماعت کو خطاب عام کے لیے تیار کرنے کا ابتدائی پروگرام۔

(۹) بیرونی مقامات پر ضمنی مراکز بنیں تو وہاں آبادکاری کے لیے کیا قواعد ہوں؟

(۱۰) جماعت کے ہمدردوں اور متاثرین کی تنظیم کا مسئلہ۔

(۱۱) مسئلۂ عشر کا فیصلہ

ان مسائل پر مجلس شوریٰ میں بالاتفاق حسب ذیل امور طے کیے گئے:

۱۔ آئندہ سالانہ اجتماعات کا مسئلہ۔

۱۔ اجتماع عام کی شکل اس بارے میں مجلس شوریٰ کے سامنے جو مختلف شکلیں تھیں انھیں رسالہ ترجمان القرآن بابتہ جمادی الثانی ۶۵ھ میں شائع کر کے ارکان جماعت سے درخواست کی گئی تھی کہ وہ اپنے مشوروں اور دلائل سے ہمیں مطلع کریں کہ ان مختلف شکلوں میں سے کونسی شکل ان کی رائے میں موزوں تر ہے، نیز یہ کہ اگر مذکورہ شکلوں کے علاوہ کوئی اور شکل بھی کسی کے سامنے ہو تو وہ بھی پیش کر دی جائے۔ بہت سے ارکان اور جماعتوں نے مشورے بھیجے تھے جن کو مرتب کر کے مجلس شوریٰ کے سامنے پیش کر دیا گیا۔ مجلس نے ہر

تجویز کے تمام پہلوؤں پر تفصیل سے گفتگو کی۔ آخر کار امیر جماعت نے ارکان شوریٰ کے اتفاق سے آئندہ سالانہ اجتماعات کی حسب ذیل صورت تجویز کی:

(۱) سالانہ اجتماعات کی غرض کے لیے ہندوستان کو مندرجہ ذیل چار حلقوں میں تقسیم کر دیا جائے۔

(i) شمالی ہندوستان یعنی پنجاب، سرحد، سندھ، بلوچستان، کشمیر اور دہلی۔

(ii) مشرقی ہندوستان یعنی یوپی، بہار، اڑیسہ، بنگال اور آسام۔

(iii) مغربی و وسطی ہندوستان یعنی راجپوتانہ، مالوہ، بمبئی، سی پی، اور برار۔

(iiii) جنوبی ہندوستان یعنی مدراس، میسور اور حیدرآباد

۲۔ ان میں سے ہر حلقے کا اجتماع ہر سال منعقد کیا جائے، اس اجتماع میں حلقۂ متعلقہ کے تمام ارکان کی شرکت لازم ہو الا یہ کہ کوئی عذر شرعی مانع ہو۔

۳۔ جماعت کا اجتماع عام بھی ہر سال منعقد کیا جاتا رہے، مگر اسے مذکورہ حلقہ وار اجتماعات میں سے کسی ایک کے ساتھ ملا کر منعقد کر لیا جائے۔

۴۔ جس حلقہ وار اجتماع کے ساتھ جماعت کا اجتماع عام منعقد کیا جا رہا ہو اس میں حلقۂ متعلقہ کے تو تمام ارکان کو لازماً شریک ہونا پڑے گا۔ (الا یہ کہ انھیں کوئی عذر شرعی مانع ہو) مگر دوسرے حلقوں کے صرف قیم صاحبان، مقامی جماعتوں کے امراء، اور جہاں مقامی جماعت میں دس یا دس سے زائد ارکان موجود ہوں وہاں سے مقامی امیر کے علاوہ ہر دس ارکان میں سے ایک منتخب نمائندہ کی شرکت ضروری ہوگی، باقی ارکان کے لیے اجتماع عام کی حاضری لازم نہیں بلکہ اختیاری ہوگی۔

۵۔ اجتماع عام کے اعلان کے ساتھ وہ ضروری ہدایات بھی شائع کر دی جایا کریں گی جنھیں شرکائے اجتماع کو سفر اور اجتماع گاہ میں ملحوظ رکھنا چاہیے۔ نیز ہمدرد حضرات سے بھی مطالبہ کیا جائے گا کہ وہ ہمارے اجتماعات میں ہمارے نظم کی ویسی ہی پابندی کریں جیسی ارکان جماعت کرتے ہیں۔

ب۔ اجتماع عام کا پروگرام | ۱۔ اجتماع عام سے ایک روز قبل مجلس شوریٰ کا اجلاس کر کے اجتماع کا پروگرام اور دوسرے ضروری مسائل طے کر لیے جایا کریں۔

۲۔ اجتماع کا پروگرام حسب دستور سابق تین دن کا رہے گا اور اجتماع کو دو قسم کے اجلاسوں میں تقسیم کر دیا جائے گا۔

(۱) اجلاس عام جس میں ارکان اور ہمدرد اور عام زائرین، سب شریک ہوں۔

(۲) اجلاس خاص جس میں صرف ارکان جماعت ہی شریک ہوں۔

۳۔ اجلاسوں کی تقسیم حسب ذیل ہوگی:

پہلا دن: (۱) صبح .... اجلاس عام

(۲) سہ پہر .... اجلاس خاص

دوسرا دن: (۱) صبح .... اجلاس عام

(۲) سہ پہر .... اجلاس عام

تیسرا دن: (۱) صبح .... اجلاس خاص

(۲) سہ پہر .... اجلاس خاص

(۳) رات .... جلسۂ عام

جلسۂ عام میں اپنی دعوت کو تمام لوگوں کے سامنے بلا تمیز مذہب و ملت پیش کیا جائے گا۔

۴۔ اجتماع کے بعد اگر ضرورت محسوس ہو تو ارکان مجلس شوریٰ کو ایک روز ٹھیرا کر شوریٰ کا اجلاس کر لیا جائے گا تاکہ اجتماع کے دوران میں جو امور قابل غور سامنے آئے ہوں اس پر غور و فکر کر لیا جائے۔

۵۔ اجتماع عام میں قیم جماعت کی رپورٹ کے علاوہ صرف اس حلقے کے قیم صاحبان کی رپورٹیں پیش ہوں گی جس میں اجتماع عام منعقد کیا گیا ہو۔

۶۔ جماعت کے جو لوگ اپنی دعوت کو تحریر یا تقریر کے ذریعہ پیش کرنے پر قدرت رکھتے ہیں ان کے لیے اجتماع عام سے پہلے خود ان کے مشورے سے مضامین اور عنوان تجویز کر دیے جائیں گے اور وہ اجتماع کے موقع پر اپنے مقالات اور تقریروں کے ذریعہ جماعت کی دعوت کو مختلف پہلوؤں سے پیش کریں گے۔

۷۔ حلقہ وار اجتماعات کا پروگرام بھی حتی الامکان وہی ہوگا جو اجتماع عام کے لیے اوپر تجویز کیا گیا ہے۔ نیز ان اجتماعات میں بھی صرف حلقۂ متعلقہ کے قیم صاحبان ہی اپنی سالانہ رپورٹیں پیش کریں گے۔

۲۔ بیت المال کی تنظیم

مرکزی اور مقامی بیت المال چونکہ اب کافی ترقی کر گئے ہیں اس لیے اب ضرورت محسوس کی گئی کہ ان کا ایک ضابطہ مقرر کر دیا جائے، چنانچہ مجلس شوریٰ نے حسب ذیل ضابطہ پر اتفاق کیا:۔

مرکزی بیت المال ۱۔ مرکزی بیت المال امیر جماعت کے تحتِ امر ہوگا، اس کے لیے ایک خازن اور ایک محاسب (اکاؤنٹنٹ) مقرر کیا جائے گا، اور حتی الامکان کوشش کی جائے گی کہ ایک سے زائد منصب ایک ذات میں جمع نہ ہوں۔

۲۔ مرکزی بیت المال کا محاسب صرف اسی بیت المال کا محاسب نہیں ہوگا بلکہ اس کا کام مقامی بیت المالوں کے حسابات کی جانچ کرنا اور ان کا ریکارڈ رکھنا بھی ہوگا۔

۳۔ مرکزی بیت المال کے حسابات کی جانچ ہر سال کے خاتمے پر کسی قابل اعتماد ماہر حسابات سے کرائی جاتی رہے گی۔

۴۔ ہر سال جماعت کے حسابات مجلس شوریٰ کے سامنے اور اگر ممکن ہو تو اجتماع عام میں پیش کیے جاتے رہیں گے اور ہر رکن جماعت کو ان پر تنقید کا حق ہوگا۔ نیز ہر رکن جماعت کو ہر وقت یہ حق حاصل ہوگا کہ وہ جب چاہے مرکزی بیت المال کے حسابات کی جانچ کا مطالبہ کرے۔

۵۔ مرکزی بیت المال میں جتنی رقوم وصول ہوں گی ان کی باقاعدہ رسیدیں جاری کی جائیں گی اور یہ رسیدیں امیر جماعت یا ان کے نائب کے دستخط سے جاری ہوں گی۔ نیز بیت المال سے جو رقوم صرف ہوں ان کی بھی رسیدیں حاصل کرنے کا اہتمام کیا جائے گا، الا یہ کہ ایسا ہونا ممکن نہ ہو۔

۶۔ خازن اور محتسب (Auditor) کا انتخاب مجلس شوریٰ کے مشورے سے کیا جائے گا۔

۷۔ بیت المال کے مصارف امیر جماعت کی منظوری سے ہوں گے اور امیر جماعت کو اختیار ہوگا کہ مرکز کے مختلف شعبوں کے ذمہ دار کارکنوں کو جتنی رقم باختیار خود صرف کرنے کی اجازت مناسب سمجھے دے۔

۸۔ بیت المال اور اس کے مصارف کے لیے امیر جماعت پوری جماعت کے سامنے جوابدہ ہوگا۔

نوٹ:۔ مجلس شوریٰ کے مشورے سے جناب محمد عبدالجبار صاحب غازی کو مرکزی بیت المال کا خازن اور جناب اے، آر صوفی صاحب کو محتسب (Auditor) منتخب کیا گیا۔

یہ انتخاب ایک سال کے لیے ہے۔

مقامی بیت المال

۱۔ ہر مقامی جماعت کا بیت المال مقامی امیر کے تحتِ امر ہوگا۔

۲۔ اگر عملاً ممکن ہو تو ہر مقامی جماعت کو اپنے ارکان میں سے ایک خازن اور ایک محاسب (اکاؤنٹنٹ) منتخب کرنا چاہیے اور اس امر کا اہتمام کرنا چاہیے کہ خازن اور محاسب کے منصب ایک شخص میں نہ جمع ہونے پائیں نیز خازن اور محاسب مقامی امیر جماعت کے علاوہ دوسرے لوگ ہوں۔

اگر کوئی مقامی جماعت اتنی مختصر ہو کہ یہ منصب الگ الگ نہ قائم کیے جا سکیں تو عارضی طور پر جو انتظام بھی ممکن ہو کر لیا جائے مگر جماعت کے بڑھ جانے کی صورت میں جلدی سے جلدی بیت المال کے انتظام کی مذکورہ بالا صورت اختیار کر لینی چاہیے۔

۳۔ بیت المال میں جو رقوم وصول ہوں ان کی باقاعدہ رسیدیں جاری کرنے کا انتظام ہونا چاہیے کوئی رقم ایسی نہ ہو جس کی رسید نہ جاری کی گئی ہو۔

۴۔ مقامی بیت المال کا ذمہ دار اگرچہ مقامی امیر ہوگا لیکن بیت المال کے مصارف کے سلسلے میں مقامی امیر کو حتی الامکان اپنی جماعت کے مشورے سے کام کرنا چاہیے اور اگر کسی موقع پر کسی ہنگامی ضرورت کے لیے مقامی امیر کوئی رقم صرف کرے تو وہ قریب کے ہفتہ وار اجتماع میں مقامی جماعت کے علم میں آجانی چاہیے۔ اگر کسی رقم کے صرف پر مقامی جماعت اعتراض کرے تو اس معاملے میں مرکز کی طرف رجوع کیا جائے۔

۵۔ ہر مقامی امیر کو بیت المال کے حسابات اپنی جماعت کے سامنے ماہوار پیش کرنے چاہئیں اور مقامی جماعت کو ان پر آزادانہ تبصرے کا موقع دینا چاہیے۔ نیز ہر رکن جماعت کو ہر وقت یہ حق حاصل ہونا چاہیے کہ وہ جب چاہے مقامی امیر سے بیت المال کے حساب جانچنے کا مطالبہ کرے۔

۶۔ ہر مقامی جماعت کو اپنے سہ ماہی حسابات پابندی سے مرکز میں بھیجنے چاہئیں اور یہ حسابات مقامی رپورٹوں میں نہ شامل کر دیے جائیں بلکہ الگ کاغذ پر لکھ کر بھیجے جائیں۔

۷۔ اگر کسی مقامی بیت المال میں اتنی رقم جمع ہو جائے جو مقامی ضروریات سے زیادہ ہو تو یہ زاید رقم مرکزی بیت المال میں بھیجدی جایا کرے۔

(۱) یہ فیصلہ کرنا کہ مقامی ضروریات سے زاید رقم کیا ہے اور کتنی ہے مقامی جماعت ہی کا کام ہوگا جس کو وہ باہمی مشورے سے طے کرے گی۔

(ب) مرکز کو یہ حق ہوگا کہ اگر کسی وقت اس کو روپے کی ضرورت ہو تو وہ مقامی جماعتوں سے مدد طلب کرے اور اس صورت میں مقامی جماعتوں کو بہت سی مقامی ضرورتوں کو نظر انداز کر کے بھی اپنے بیت المال سے مرکز کی امداد کرنی ہوگی۔

۸۔ اگر کسی مقامی جماعت کو اپنی ضروریات کے لیے مرکز سے مدد کی ضرورت ہو تو وہ اپنی ضروریات ظاہر کر کے امیر جماعت سے مدد کی درخواست کر سکتی ہے۔

۹۔ ایک مقامی بیت المال سے دوسرے مقامی بیت المال میں کوئی رقم مرکز کی منظوری کے بغیر نہیں جانی چاہیے۔

نوٹ:۔ رسید بکیں مرکز سے طبع کرا کر مقامی بیت المالوں میں بھیجی جائیں گی۔

مجلس شوریٰ کا یہ اجلاس ساڑھے بارہ بجے ختم ہوا۔

دوسرا اجلاس

مجلس شوریٰ کا دوسرا اجلاس بعد نماز ظہر تین بجے سہ پہر شروع ہوا اور ایجنڈا کی شق نمبر ۳ سے کاروائی شروع ہوئی

۳۔ ہندوستان کے موجودہ حالات میں جماعت کی پالیسی

اس مسئلے پر بہت طویل اور مفصل گفتگو اور غور و فکر کے بعد حسب ذیل امور طے کیے گئے:۔

۱۔ ہندوستان کے موجودہ حالات اور عام سیاسی فضا پر ایک مفصل اور مدلل اور مبنی بر انصاف بیان شائع کیا جائے کہ ہماری رائے میں یہ حالات اور یہ سیاسی فضا کس چیز کا نتیجہ ہے اور ایک حق پرست انسان کو

اس وقت کیا طرزِ عمل اختیار کرنا چاہیے۔ یہ بیان امیر جماعت مرتب کر کے شائع کریں گے۔

۲۔ موجودہ فرقہ وارانہ کشمکش کے سلسلہ میں اگر عام مسلمان ہڑتالیں کریں تو موجودہ سیاسی جماعتوں میں سے کسی کے سیاسی احتجاج میں شرکت کی نیت سے نہیں بلکہ صرف شر سے بچنے کی نیت سے جماعت کے تاجر اور صنعت پیشہ ارکان بھی اپنی دکانیں بند کر دیا کریں۔ نیز جہاں شر کا اندیشہ ہو وہاں غیر مسلموں کی ہڑتالوں کے موقع پر بھی ایسا ہی عمل کیا جائے۔

۳۔ ہم سے سوال کیا گیا ہے کہ اگر مسلم لیگ اپنے ڈائریکٹ ایکشن کی پالیسی پر عمل درآمد کرے اور اس سلسلے میں مالیہ اور ٹیکس نہ دینے یا ملازمتیں ترک کرنے کے احکام عام مسلمانوں کو دے تو جماعت کا رویہ کیا ہوگا؟ اس معاملے میں عملاً جن ہدایات کی ضرورت ہے وہ تو اس وقت دی جائیں گی جب فی الواقع ایسی کوئی صورت رونما ہوگی لیکن سردست ہم اصولی طور پر اپنی پالیسی واضح کر دینا چاہتے ہیں۔

غیر اسلامی نظام حکومت کو غلط اور باطل اور فاسد اور اس سے تعاون کو حرام جاننے کی حد تک ہمارا جو مسلک ہے اس کو ہم بارہا واضح کر چکے ہیں۔ مسلمانوں کی سیاسی جماعتیں اگر اس نظام حکومت سے کسی موقعہ پر عدم تعاون یا ترک تعلق کریں گی تو صرف ایک سیاسی تدبیر کے طور پر کریں گی نہ کہ ایک مستقل دینی عقیدے کی حیثیت سے۔ لیکن ہمارا تو قطعی اور مستقل دینی عقیدہ ہی یہی ہے کہ ہر وہ نظام حکومت باطل ہے جو خداوندِ عالم کی اطاعت اور اس کے قانون شرعی کی پیروی پر مبنی نہیں ہے۔ رہا عملی طور پر اس سے عدم تعاون اور قطع تعلق، تو اس معاملہ میں ہمارے دستورِ جماعت کی رو سے یہ واضح کیا جا چکا ہے کہ ایسے کسی نظام حکومت کے ساتھ تعاون کی نیت سے تعاون کرنا حرام ہے اور مستقل طور پر حرام ہے نہ کہ کسی سیاسی شکایت کی بنا پر، اور ایسا تعلق جو اسلامی انقلاب کی جد و جہد کے لیے ناگزیر یا مددگار ہو حلال ہے بلکہ بعض صورتوں میں لازم بھی ہے، اور ایسا تعلق جو محض شخصی اضطرار کے طور پر کسی شخص کو رکھنا پڑے (مثلاً ملازمت، یا ٹیکس یا مالیہ دینا وغیرہ) مجبوراً صرف اس وقت تک گوارا کیا جا سکتا ہے جب تک کوئی شخص اس سے بچنے پر عملاً قادر نہ ہو اور ایسے تعلق سے اجتناب جب کبھی ہو حرام سے بچنے کی نیت سے ہونا چاہیے نہ کہ کسی قومی یا سیاسی شکایت پر احتجاج کی نیت سے۔ بہرحال اس معاملہ میں ہمارا اور سیاسی جماعتوں کا ساتھ کسی طرح نبھ نہیں سکتا،

کیونکہ ہم حرام و حلال کے حدود شریعت سے لیتے ہیں اور یہ حدود مستقل ہیں، اور وہ ان امور کا فیصلہ سیاسی مصلحتوں اور ضرورتوں کی بنا پر کرتے ہیں اس لیے ان کے ہاں ایک چیز آج حلال اور کل حرام اور پرسوں پھر حلال ہو جاتی ہے۔

۴۔ یہ سوال بھی کیا جا رہا ہے کہ اگر کہیں فسادات رونما ہوں تو ہم کیا رویہ اختیار کریں۔ اس سلسلے میں عام ہدایات اس سے پہلے ترجمان القرآن میں دی جا چکی ہیں۔ اب مجلس شوریٰ کافی غور و خوض کے بعد حسب ذیل ہدایات دیتی ہے :-

(۱) عام فساد کی حالت میں ارکان جماعت کے لیے اپنے تحفظ کا سب سے بڑا ذریعہ ان کا اپنا اخلاقی رویہ اور ان کا قومی و نسلی تعصبات سے بالاتر رہ کر خیر و صلاح کی عملاً دعوت دینا ہے۔ اس معاملے میں ارکان جماعت جتنے زیادہ راست رو اور بے شر ہوں گے، اور جس قدر زیادہ بھلائی کرنے اور بھلائی کی طرف دعوت دینے میں سرگرم ہوں گے اسی قدر زیادہ فتنہ عام کی آگ سے ان کا محفوظ رہنا متوقع ہے اور جس قدر زیادہ وہ بے عمل رہیں گے اسی قدر زیادہ خطرے میں رہیں گے۔

(۲) اگر فساد کی حالت میں کوئی رکن جماعت گھر جائے اور اس پر حملہ کیا جائے تو حتی الامکان اسے حملہ آوروں کو نصیحت کرنی چاہیے، اور اگر اس کا موقع نہ ہو تو وہ اپنی مدافعت کے لیے ہاتھ اٹھا سکتا ہے۔ اس صورت میں اگر اس کے ہاتھ سے کوئی مارا جائے تو مقتول کے خون کی ذمہ داری شرعاً خود مقتول ہی پر ہوگی، مدافعت میں ہاتھ اٹھانے والا عنداللہ بری ہوگا، اور اگر مدافعت کرنے والا خود مارا جائے تو وہ انشاءاللہ شہید ہوگا۔

(۳) اگر کسی رکن جماعت کے سامنے ہندوؤں یا مسلمانوں کا کوئی گروہ کسی مظلوم پر دست درازی کر رہا ہو تو اس کو روکنے کی اور مظلوم کو بچانے کی ہر ممکن کوشش کرنی چاہیے حتیٰ کہ اس سلسلے میں خود اپنی جان بھی خطرے میں پڑ جائے تو اس خطرے کو انگیز کر لیا جائے۔

(۴) فساد کی حالت میں اگر کوئی شخص یا خاندان خطرے میں مبتلا ہو، خواہ وہ مسلم ہو یا غیر مسلم، اور خواہ وہ خود پناہ مانگے یا نہ مانگے، اپنی طرف سے کوشش کر کے اسے اپنی پناہ میں لے لیا جائے اور اپنے آپ کو خطرے

میں ڈال کر بھی اس کی حفاظت کی جائے۔

(۵) فسادات کے زمانے میں جب کبھی اور جہاں کہیں موقعہ ملے عامۃ الناس کو اور اگر ممکن ہو تو فسادات بھڑکانے والے سرغنوں کو سمجھانے کی کوشش کی جائے، ان کو خدا سے ڈرایا جائے، اگر مسلمان ہوں تو ان کو دین کا حقیقی مقصد اور اس کے حصول کا صحیح طریقہ بتایا جائے اور ان پر یہ واضح کیا جائے کہ یہ قومی کشمکش اور اس کے لیے یہ فساد کسی درجے میں بھی عند اللہ مقبول نہیں ہے، اور اگر غیر مسلم ہوں تو ان پر نیشنلزم کے برے نتائج واضح کیے جائیں۔

(۶) عام نوعیت کی معاشی ہڑتالیں اگر کہیں ہوں اور ہمارے ارکان جماعت ان کی لپیٹ میں آتے ہوں، تو انھیں کام چھوڑ دینے کی حد تک تو ہڑتال میں حصہ لینا چاہیے مگر اس کے ساتھ اپنا مسلک بھی صاف واضح کر دینا چاہیے۔ ان کو کہنا چاہیے کہ ہم ہڑتال صرف جھگڑے سے بچنے کے لیے کر رہے ہیں ورنہ ہم دونوں فریقوں میں یہ یہ خرابیاں پاتے ہیں، ان کی فلاں فلاں باتیں حق و انصاف پر مبنی ہیں، فلاں فلاں باتیں حق و انصاف کے خلاف ہیں۔ اور ہماری جماعت معاشی انصاف اور اجتماعی عدل کے قیام کے لیے خود اپنا ایک مستقل نظریہ رکھتی ہے۔

(مجلس شوریٰ کا یہ اجلاس شام کے پانچ بجے ختم ہوا۔)

تیسرا اجلاس

بتاریخ ۱۷ ستمبر ۴۶ء بروز منگل

[۱۶ ستمبر ۴۶ء کو مجلس شوریٰ کا کوئی اجلاس منعقد نہیں ہوا کیونکہ تقریباً سب لوگ ابو العرفان صاحب مرحوم کی تجہیز و تکفین کے لیے ٹبری متصل گورداسپور چلے گئے تھے۔

مرحوم کی لاش کی دستیابی کی اطلاع صبح ساڑھے آٹھ بجے کے قریب بذریعہ ٹیلیفون دارالاسلام پہنچی اور اسی وقت سب لوگ ٹبری روانہ ہو گئے۔ مرحوم کو اسی روز عصر کے وقت موضع جاوا کے قبرستان میں دفن کیا گیا۔ یہ قبرستان ٹبری کے بنگلہ نہر کے جنوب مشرق کی جانب کوئی ایک میل کے فاصلے پر لب سڑک واقع ہے۔

مجلس شوریٰ کا تیسرا اجلاس ۱۷ ستمبر کو صبح ۹ بجے شروع ہوا اور اس میں ایجنڈا کی شق نمبر ۴ سے

کاروائی کا آغاز ہوا۔

۴۔ ترجمان القرآن کی ملکیت کے انتقال کا مسئلہ

جون ۱۹۴۶ء میں امیر جماعت نے یہ ارادہ ظاہر کیا تھا کہ رسالہ ترجمان القرآن کو بلا کسی معاوضہ کے جماعت کی ملکیت میں دیدینا چاہتے ہیں اور آئندہ اس رسالہ کی ادارت کا فریضہ بھی بلا معاوضہ انجام دیں گے اس موقع پر مجلس شوریٰ کے بعض ارکان نے ان کو مشورہ دیا تھا کہ آئندہ مجلس شوریٰ کے اجتماع تک انتظار کریں۔ چنانچہ اب مجلس شوریٰ کے سامنے انھوں نے پھر اپنے اس ارادہ کا اظہار کیا۔ مجلس نے اس معاملہ کے جملہ پہلوؤں پر غور کیا اور بالآخر اس نتیجہ پر پہنچی کہ یہ معاملہ مزید غور چاہتا ہے اس لیے اس کو سردست ملتوی کر دیا جائے۔

۵۔ تربیت گاہ کا پروگرام

ناظم تربیت گاہ نے اس ادارہ کی مختصر تاریخ اور اس کا موجودہ پروگرام مجلس شوریٰ کے سامنے بیان کیا اور پھر امیر جماعت نے مزید تشریح کی اور اس کے اب تک کے نتائج کو بھی پیش کیا۔

مختلف ارکان شوریٰ نے مختلف مشورے دیے جن کو انشاءاللہ تربیت گاہ کے پروگرام میں ملحوظ رکھا جائے گا۔

۶۔ امیر جماعت کی عدم موجودگی میں نظم جماعت کا مسئلہ

مجلس شوریٰ کے مشورے سے امیر جماعت نے طے کیا کہ ان کی عدم موجودگی میں مولانا امین احسن صاحب اصلاحی بطور نائب امیر کے کام کریں گے اور اس دوران میں صرف مرکز ہی میں نہیں بلکہ پوری جماعت میں ان کے اختیارات وہی ہوں گے جو امیر جماعت کے ہیں۔

نوٹ:۔ امیر جماعت کو گذشتہ سال بھر کے یونانی اور ہومیوپیتھک اور دوسرے علاجوں کے باوجود کوئی فائدہ نہیں ہوا۔ گردے میں پتھری اسی مقدار میں موجود ہے جس مقدار میں دسمبر ۱۹۴۵ء میں موجود پائی گئی تھی۔ اب اپریشن کا پختہ ارادہ کر لیا گیا ہے اور وہ اس کی تیاری کے لیے ۵ ستمبر کو شملہ روانہ ہو گئے ہیں۔ اللہ تعالیٰ انھیں خیریت سے واپس لائے۔

(مجلس شوریٰ کا یہ اجلاس ساڑھے بارہ بجے دوپہر ختم ہوا۔)

چوتھا اجلاس

مجلس شوریٰ کا چوتھا اجلاس بعد نماز ظہر تین بجے سہ پہر شروع ہوا اور اس میں حسب ذیل کارروائی ہوئی۔

۷۔ حکومت کی روز افزوں اجتماعی تصرف کی پالیسی کے پیش نظر

افراد جماعت اسلامی کے لیے معاشی لائحہ عمل

اس مسئلے پر غور و فکر اور مفصل گفتگو کے بعد مجلس شوریٰ نے طے کیا کہ ہندوستان میں حکومت جس رفتار سے صنعتوں اور تجارتوں اور دوسرے وسائل ثروت پر اجتماعی تصرف (Socialisation) قائم کرنے کی کوشش کر رہی ہے اس پر اور اس کے نتائج پر جماعت کی طرف سے امیر جماعت ایک بیان مرتب کر کے شائع کریں اور جلدی سے جلدی مرکز میں جماعت کے ایسے لوگوں کی ایک کانفرنس (مجلس مشاورت) منعقد کی جائے جو معاشی معاملات میں بصیرت رکھتے ہوں اور یہ رائے قائم کی جائے کہ اس اجتماعی تصرف کے پایۂ تکمیل کو پہنچنے سے پہلے تحریک اسلامی کے حامیوں کی آزادیٔ حیات اور آزادیٔ ضمیر برقرار رکھنے کے لیے کیا تدابیر اختیار کی جائیں۔

اگر ضرورت محسوس ہو تو اس مقصد کے لیے جماعت کے ہمدردوں کو بھی مشاورت میں شامل کر لیا جائے۔

۸۔ خطاب عام کا معاملہ

تحریک اسلامی اب اس مرحلے کے قریب پہنچ گئی ہے جہاں اسے عامۃ الناس کو خطاب کرنا ہوگا۔ اس موقع پر جماعت کی صحیح نمائندگی کے لیے ضروری ہے کہ جماعت کے وہی لوگ خطاب عام کا کام کریں جو اس کے اہل ہوں۔ لہٰذا مجلس شوریٰ نے طے کیا کہ بیشتر اس کے کہ کسی رکن جماعت کو خطاب عام (خطبۂ جمعہ بھی اس میں شامل ہے) کی اجازت دی جائے اس کے متعلق یہ اطمینان کر لینا چاہیے کہ وہ جماعت کی صحیح نمائندگی کر سکتا ہے۔ اس غرض کے لیے حسب ذیل سوالات مرتب کر کے مقامی جماعتوں اور منفرد ارکان کو بھیج دیے جائیں، اور جو لوگ خطاب عام کا بھی کام کرنا چاہتے ہوں یا کرتے ہوں ان سے ان سوالات کا تحریری جواب طلب کیا جائے:-

(۱) کیا آپ تقریر کے ذریعے سے جماعت کے مسلک کی صحیح نمائندگی کر سکتے ہیں؟

(۲) کیا آپ تقریر کے دوران میں اپنے موضوع سے ہٹ تو نہیں جاتے؟

(۳) کیا آپ میں اتنی اخلاقی جرأت ہے کہ اگر مجمع عام میں، جبکہ آپ تقریر کر رہے ہوں، آپ سے کوئی ایسا سوال پوچھا جائے جس کا جواب دینے کی اہلیت آپ میں نہ ہو تو آپ صاف اعتراف کر لیں کہ آپ اس کا جواب نہیں دے سکتے؟

(۴) کیا آپ میں اتنا تحمل ہے کہ اگر تقریر کے دوران میں آپ پر اشتعال انگیز اعتراضات اور حملوں کی بوچھاڑ کر دی جائے تو اپنے نفس پر قابو رکھ سکیں؟

ان سوالات کے جوابات نہ صرف مقررین سے مانگے جائیں بلکہ مقامی جماعت کے دوسرے ارکان سے بھی دریافت کیا جائے کہ ان کے علم اور تجربے میں ایک مقرر مذکورہ بالا معیار پر کہاں تک پورا اترتا ہے۔

امیر جماعت کے مقرر کردہ خطیبوں کا پہلا گروپ میدان میں آجانے کے بعد کسی دوسرے رکن جماعت کو بدوں اجازتِ امیر جماعت خطاب عام کا حق نہ ہوگا۔

۹۔ ضمنی مراکز کے لیے آبادکاری کے قواعد

اس مسئلے پر مجلس شوریٰ نے اپنے عالم دین رفقاء کے مشورے سے حسب ذیل امور طے کیے:

(۱) جتنے اوقاف ہندوستان کے مختلف حصوں میں جماعت کی اغراض کے لیے کیے جائیں ان سب کے وقف نامے میں یہ شرط لازماً شامل ہونی چاہیے کہ ان کا متولی امیر جماعت اسلامی بحیثیت عہدہ ہوگا اور کسی ایسے وقف کو قبول نہ کیا جائے جب تک واقف اس شرط پر راضی نہ ہو۔

(۲) امیر جماعت کو اختیار ہوگا کہ ایسے تمام اوقاف کا انتظام عملاً کسی مقامی جماعت کے سپرد کر دے (اگر مقامی جماعت ہو) یا براہ راست اپنے انتظام میں رکھے۔

(۳) ایسے اوقاف میں عمارات بنانے اور دوسری طرح انھیں استعمال کرنے کے لیے جس کو جو اجازت بھی دی جائے گی شریعت کے قانون وقف کے ماتحت دی جائے گی۔

۱۰۔ ہمدردوں کی تنظیم کا مسئلہ

مجلس شوریٰ کے مشورے سے امیر جماعت نے طے کیا کہ تمام جماعتوں اور منفرد ارکان کو ہدایات

بھیجی جائیں کہ وہ اپنے نواح میں جماعت کے ہمدردوں اور متاثرین کی فہرستیں بنائیں اور آئندہ جو جو اصحاب مسلموں یا غیر مسلموں میں سے متاثر ہوتے جائیں یا ارکان کے علم میں آئیں کہ وہ متاثر ہیں ان کے نام بھی نوٹ کیے جاتے رہیں۔

(۱) ان فہرستوں کو ارکان انفرادی طور پر مرتب کرتے رہیں اور وقتاً فوقتاً مقامی جماعت کے امیر کے پاس ان کو یکجا نوٹ کراتے رہیں، پھر مقامی امراء اس مکمل فہرست کو اپنی سہ ماہی رپورٹوں کے ساتھ اپنے حلقے کے قیم کو بھیجا کریں کہ اس سہ ماہی میں کون کون لوگ متاثر ہوئے ہیں یا متاثرین میں سے علم میں آئے ہیں۔

نوٹ: مقامی امراء کی سہ ماہی رپورٹوں سے مراد محرم، ربیع الثانی، رجب اور شوال کی رپورٹیں ہیں۔

(ب) اس امر کی سخت احتیاط محفوظ رکھی جائے کہ ان ہمدردوں یا متاثرین کو کہیں اس غلط فہمی میں مبتلا ہونے کا موقع نہ دے دیا جائے کہ جماعت کے نظم میں ان کا کوئی مقام ہے یا جماعت میں داخل ہوئے بغیر محض ہمدردی کا مرتبہ بھی کسی کے لیے کافی ہو سکتا ہے۔

(ج) ارکان اور مقامی امراء فہرستوں میں نام درج کرنے کے ساتھ ساتھ یہ امر بھی نوٹ کرتے جائیں کہ کوئی شخص کس درجے میں ہمدرد ہے، جماعت کے کام میں کس حد تک اس کی ہمدردی سے فائدہ اٹھایا جا سکتا ہے، اور اس کے خیالات اور زندگی کس حد تک تحریک سے متاثر ہیں۔

(د) ارکان جماعت کو ان متاثرین کے ساتھ اپنے روابط بڑھانے چاہییں اور کوشش کرنا چاہیے کہ ان کو جماعت سے قریب تر لائیں اور ان کے حلقے میں جماعت کی دعوت کو پھیلانے کے لیے ان سے کام لیں۔ وقتاً فوقتاً ان کو اپنی مخصوص اجتماعی مصروفیات (مثلاً اجتماعات وغیرہ) میں مدعو بھی کیا جاتا رہے۔

۱۱۔ عشر کا مسئلہ

مختلف مقامات سے ہمارے پاس یہ سوال آیا ہے کہ جماعت کے دستور العمل کی رو سے ارکان جماعت اپنی زکوٰۃ بیت المال میں داخل کرنے پر مامور ہیں تو کیا زمیندار و کاشتکار ارکان کو اپنی زمینوں کی پیداوار کا عشر بھی بیت المال میں داخل کرنا چاہیے؟ چونکہ ہندوستان کے علماء بالعموم یہ مسلک

رکھتے ہیں کہ یہاں کی زمینیں خراجی ہیں اور یہاں عشر واجب نہیں ہے اس لیے ارکان جماعت اس معاملہ میں مذبذب ہیں۔

مجلس شوریٰ کے انعقاد سے پہلے ہی یہ مسئلہ استصواب رائے کے لیے جماعت کے مختلف علماء کے پاس بھیجدیا گیا تھا اور جو رائیں اس کے جواب میں آئی تھیں وہ سب مجلس شوریٰ کے سامنے پیش کردی گئیں۔ اس کے بعد مجلس شوریٰ کے علماء ارکان نے بالاتفاق یہ فیصلہ کیا کہ:

کسی غیر اسلامی حکومت کو مالیہ اوا کرنے سے اللہ تعالیٰ کا حق ساقط نہیں ہوتا، لہٰذا جماعت کے جو ارکان زمینیں رکھتے ہیں یا زراعت کا کام کرتے ہیں ان کو اپنی پیداوار کی زکوٰۃ (عشر) بیت المال میں داخل کرنی ہوگی۔

۱۲۔ جماعتی اغراض کے لیے املاک کی خرید و فروخت کے لیے رجسٹری شدہ مجلس (Registered Body) کا قیام

چونکہ ہندوستان میں کوئی جماعت یا انجمن جب تک رجسٹری شدہ جماعت (Registered Body) کی شکل اختیار نہ کرلے کوئی املاک نہ خرید سکتی ہے اور نہ اس کے انتقال کے بارے میں کوئی دوسری کارروائی کرسکتی ہے اس لیے اجلاس کے دوران میں یہ سوال پیدا ہوا کہ اس معاملے پر بھی غور کیا جائے، چونکہ جماعتی کام کی مزید توسیع کے لیے ضروری ہے کہ ملک کے مختلف حصوں میں زمینیں حاصل کی جائیں۔ چنانچہ معاملہ کے تمام پہلوؤں پر غور کرنے کے بعد یہ طے ہوا کہ جماعت کے معتمد علیہ ارکان کی ایک سوسائٹی (مجلس) اس غرض کے لیے بنادی جائے کہ وہ اپنے آپ کو ایک رجسٹرڈ باڈی کی شکل دے لے۔ اور یہ رجسٹرڈ باڈی اس غرض کے لیے ہو کہ جماعت کی اغراض کے لیے جو زمینیں ہمیں خریدنی پڑیں وہ سب اس باڈی کے نام پر خریدی جائیں۔

مجلس شوریٰ کا یہ اجلاس تقریباً ساڑھے نو بجے شام ختم ہوا، درمیان میں صرف نماز عصر کے لیے وقفہ کیا گیا۔